تین اردو اور دو کشمیری نظمیں

پرواز

نتیجۂ فکر

محمد سعید فاروقی۔ سعید حضرت بل کشمیر

قیمت - ۲۵ پیسے

تعارف

نثر نگاری کے علاوہ میرا اردو اور کشمیری دونوں زبانوں میں شعر و شاعری سے شغف چلا آرہا ہے۔ ادب نواز دوستوں کے اصرار سے میں اپنے منظوم کلام کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر رہا ہوں "پروانہ" اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔

احقر العباد
محمد سعید فاروقی سعید حضرت بل

چشمۂ شاہی

چشمۂ شاہی سماں دلچسپ ہے تیرا عجب
مٹ رہے ہیں دیکھ کر تجھ کو سبھی رنج و تعب!

تابش جلوہ سے کس کی تو سراپا آب ہے
کس سے ملنے کیلئے تو اس قدر بیتاب ہے

ولولہ کس چیز کا دل میں ترے پنہاں ہے
بے تحاشا کس کی فرقت میں تو یوں گریاں ہے

سینۂ شوریدہ میں تیرے یہ کیا طوفان ہے!
جھاگ منہ میں جسم کا ہر رونگٹا لرزان ہے!

کس نے تڑپایا ہے تجھ کو بے محابا اس قدر
لڑھکھڑاتا جا رہا ہے خود کو تو کوہسار پر

جوش میں آکر فرازِ کوہ سے کھو کر حواس
گر کے نالابوں میں رہنا ہے تو کیوں پامالِ یاس

گا رہا ہے تو ترانے کس کے شوقِ دید میں!
زخمہ زن تیری نوا تارِ رگِ خورشید میں!

کس قدر شفقت بھرا ہے تیرا پاکیزہ لہو
بے تامل بھر رہا ہے تشنہ کاموں کے سبو

تجھ سے ساری نکہتیں کرتے ہیں حاصل باغ و راغ
گلشنوں میں تجھ سے جل اٹھتے ہیں لالوں کے چراغ

تو دلِ شوریدہ کو دیتا ہے سوزِ سرمدی
بے نواؤں کو سناتا ہے پیغامِ خودی

ہر ادا تیری بخشتی ہے دلوں کو آگہی!
قطرے قطرے سے ٹپکتی ہے تیرے شانِ شہی!

منزل مقصود پانے کی ہے تجھ کو جستجو
ہے سعید خستہ دِل کی بھی یہی بس آرزو

کتب خانہ

اے کتب خانے ہمارے رہنمائے زندگی
تیرگی مٹتی ہے تجھ سے آتی ہے تابندگی!

تیرے ہر خُم میں چھلکتی ہے شرابِ آگہی
حرفِ فکرِ نوعِ انساں تجھ سے ہوتے ہیں جلی

فکرِ انسانی کا تیرا ہر ورق ہے آفتاب!
ماہِ اوجِ نبضِ انسانی ہے تجھ سے بے نقاب

جنبشِ اوراق سے تیرے جہاں سنکی نسیم
موجِ اوجِ آدمیت کی وہاں پھیلی شمیم!

ذہنِ انسانی میں آئی پختگی جذبِ صمیم!
قلبِ انساں ہو گیا شائستۂ ذوقِ سلیم

ہر نفس میں تیرے مضمر آہٹ انوار ہے
علم کے سازوں کی تجھ میں دمبدم جھنکار ہے

تیرے خمخانے میں دانش کے کھنکتے جام ہیں
شیب میں سنتور تیرے شباب کے سب نام ہیں
اس جہانِ رنگ و بو میں جو بھی مشکل کام ہیں
طبل کے ٹھنکے سے تیرے لرزہ بر اندام ہیں

شورشِ جلوت کا معدن تیرا خلوت خانہ ہے
تیرا اک گوشہ رشکِ محفلِ شاہانہ ہے!

تجھ سے پلتے ہیں جہانبان رمز و ایما جہان!
رزم گاہِ کشمکش میں تجھ سے ملتی ہے امان
زشتی و خوبیٔ دوران تجھ سے ہوتی ہیں عیان
تیرے ہی دریوزہ گر ہیں ناخدایان جہان

تجھ سے قائم ہیں جہان بھر کی سبھی دانائیاں
عشق کی رنگینیاں اور عقل کی رعنائیاں

تجھ سے اذہان پا رہے ہیں نورِ انوارِ خودی
اور دلوں کو مِل رہا ہے سوزِ سازِ سرمدی
تیری خاموشی میں پنہاں ہے نوائے آگہی
تیرے در کی جبہ سائی زخمۂ سازِ شہی!

وہ رموزِ زندگی ہیں تیرے ورقوں میں نہاں
جانبِ تکمیل جن سے بڑھتا جاتا ہے جہاں

بے زبانی کی زباں میں ہے جہاں تیری کشود
صدق و اخلاص و اخوت کی وہاں پر ہے نمود
روشنی علم و حلم و رُشد ہے تیرا وجود
ٹوٹتا جاتا ہے تجھ سے جہل و تلخی کا جمود

تیری اک اک رو میں پنہاں ہیں صداقت و ثبات
انہدامِ کجروی نور آشنی کا نوشبات

پیکرِ انوار تیرا ارضِ دنیا پر مکیں!
طائرِ اعلیٰ بھی لیکن ہے تیرے زیرِ نگیں!
فکرِ انسانی میں پیدا تجھ سے ہے سوزِ یقیں!
ذکرِ افلاک و ثریٰ لاریب ہے تیرا رہیں
دہر کی تجھ سے خفائیں ہو رہی ہیں بے نقاب
فاش تجھ سے ہیں رموزِ آفتاب و ماہتاب

مدح خوان تیرا سعید بے نوا تیرِ مفال
ہے مگر بھی منفرد بھی شریف و خوش خصال
ایک اک استاد ہونے سے ہے بے مال و منال
یا سمجھ بیدردیٔ ایام سے بھی پایمال
یہ بھی تیرے طاقِ ذہن میں جلائیگا چراغ
اور چھلک آئیگا فرحت سے حزیں دل کا ایاغ

دانشگاہ کشمیر

اے مرے کشمیر کی تابشگہ دانائیاں
گوشے گوشے میں ترے مستور ہیں تابانیاں

پیکر اخلاص تیرا مخزن انوار ہے
دفتر قرطاس تیرا معدن افکار ہے

بِن کھلی کلیاں چٹکتی ہیں ترے مضراب سے
گل مہک اٹھتے ہیں تیرے عشوۂ سیراب سے

ارضِ عالم پر تو پھیلاتی ہے وہ تابانیاں
جن کے دم سے ہیں حیاتِ دہر میں جولانیاں

تو جبینِ ملک پر اِک دِل رُبا طومار ہے
تو شعورِ قوم کے پازیب کی جھنکار ہے

تیرے مہرِ برجِ رفعت میں ہیں وہ چنگاریاں
راکھ بن کر جن سے اڑتی ہیں سبھی تاریکیاں

تو زمانے میں شعورِ نور کی آواز ہے
آگہی کا سوز مضمر جس میں تو وہ ساز ہے

تو بخشتی ہے دلوں کو ولولے برنائیاں
عقل میں آتی ہیں تجھ سے نت نئی رعنائیاں

رہ سپارانِ تفکر رہ نوردانِ شعور
تیرے ہی دامن میں چھو لیتے ہیں اوجِ طورِ بلند

تو بنا دیتی ہے ان کو دہر میں عزت مآب
محک پر تیری پرکھتے جو ہیں اپنی آبِ ناب

جب کوئی قسمت بگڑتی ہے کسی تقصیر سے
کھولتی ہے اینٹھنیں تو ناخنِ تدبیر سے

تجھ سے ملتا ہے غموں میں غمزدہ دل کو انبساط
تو عروجِ آدمیت تو زوالِ انحطاط

مندمل ہوتے ہیں تجھ سے سب جراحت وہم کے
کھلتے جاتے در دریچے ہیں یقین و فہم کے

کرتے ہیں جو خود کو شیرازے ہیں تیرے رشتہ دوز
لامحالہ زندگی بنتی ہے ان کی دلفروز

بے کم و کاست تجھ سے ملتا ہے مکافات عمل
تیرا پیکر ہے وجود عدل کا نعم البدل

تیری خاموشی میں پنہاں دہر کے ہیں غلغلے
بلبلے اٹھتے ہیں تجھ سے بحر حلم و علم کے

شورش قلزم ہے پاتا تجھ سے قطرے کا وجود
ذرۂ بے نور ہیں تجھ سے ہے تابش کی نمود

ہے عیاں تیری متانت سے سلف کی یہ خبر
تھا سدا کشمیر ہی مرکز علم و ہنر

رہنمائی ہے تمہاری بے عدیل و بے نظیر
نو زمانے کی سیاست کے لئے یکتا وزیر

کیوں تیری توصیف میں ابھریں نہ افکار سعید
تو نے بخشی جبر کر ظلمت سے ہم کو صبح عید

غزل کشمیری

کھٹٕت نرٛگال روزنت اَزِ ٹٕت پردہ بہار آمُت
رٹٕت پیالہ بدست اَز گل چمن ! تَلہٕ زنگیا آمُت

دیٕنت افرٕ گی تٕہ ہنز چھہ یکسر لولہ سبزارن
چھلنت پان پادنے بارس چھو سرکرنے نثار آمُت

سبزاز نارنگی پیدا یمن داغ دلن یکسر
نمایاں بام گو لالہ چھو اَز بیہ داغ ندار آمُت

معطر اَز و بار غ عاشقانٕ والہ و شیدا
چھو سنبل بوئے زلفِ عنبرن ہینٕتہ اشکار آمُت

ہلنے ہلنہ از چمن ہمبر زلو ہیبون ژھابہ ون لوذن
دُچھک یاہنت نگلشن سرو قامت پر خمار آسُنت

چھوانی از چھہ نرگلزار پوشن پوش آسُنت پور
گلشن منز ژھابہ گنت کرنے چھولون لون گلعذار آسُنت

چھو خنجر پارہ شد تیز تیز خون آنام وخون آلود
منادی ہیے کران ہر سو چھو پانسے لالہ زار آسُنت

پریشان زلف نراونت دلبرن از لے میہ ترخ ہادم
نو ہے چھوس عالمس منز زندگی ہیت بنغرار آسُنت

گلالہ جام ہینت در دست پیاران باادب رونت
کمن گومت چھولس اندر چمن از ہو نظار آسُنت

بہ بلبل لولہ آلودت چھو وزہ وان غنچہ نشنانن
دبان از عالمس اندر چھو دلبر آشکار آسُنت

سعید بز بنغرار گومت چھو اندر جستہ بازارس
نووی از شاعرن اندر کران غزلن طومار آسُنت

واو

وُان جِس انقلابُک چھوَس جہانس نتھرتھرن اندر
کرِنٕ سُرائے بادِنٕ گرائے بِران فرفرن اندر

گمٕنٕ مدہوش آسان یم چھِ خوابِ غفلتس اندر
نُلِنٕ گگرائے چھُوسک وٕنہٕ وان گرن دارٕن برن اندر

بلند عزم و بلند ہمت بلند بانگ و بلند دعویٰ
کران چھِ یُس جُونہٕ سان پیدا گولن آرٕن سرن اندر

بوزٕہ زانے نہٕ ہیتھ پھیرُن مہ لٕنش گو برٕ ہنہٕ گنو یجِ یرن
خس و خاشاک ڈُہلاوُن چھُو میانِن ہرِن اندر

مولٕل ہیوٕ چھُوِیُس آسان کلبور ٹُھٹ پرن تِل کُن
غریبن پیتھ کُش نخاوُن چھو میانِن دردن اندر

ژھوٹس تنگس وتفان تھنزلے میانوہولہ گگرایہ
گرژھان پیدا چھہ نھٹہ خونخوار ظالم جابرن اندر

کمرعز یک گنڈنت یامنت مقابل سختین پیدان!
بوٹھاسان بال تزاوان کول نہ کنٹھ پچن ورن اندر

چھُومیانوی لرزہ جنن انز وہن غولِ جبا بانن!
انزان نھٹہ نھٹہ زمن جانن بہا دیرم ٹرن اندر

اُمان بلہ ہولہ گگرا بہ مکانن چھوس نلان سا بہ
زنٹن پرون پنن لول باگران چھوس دلبرن اندر

یِدئن سادن تبرعن بیہ اصیلن خاطرن ہیوند بر ٹھ
وچھنت بکبر وڈاوان گرد چھوس بو بازرن اندر

زبنیج گرد ووہلا ونھ تنگنس یورہ نھٹہ زانِنت
بہان چھوس بیہ سعیدا زاگ ہینہ کوہن درن اندر.